دو مختلف معانی میں الفاظ کا استعمال اور قرآن مجید: ایک تحقیقی جائزہ

The usage of words in different meaning in the Holy Quran: a research study

ڈاکٹر نجم الحسن[i] ممتاز خان[ii]

Abstract

Allah Almighty has created this universe. Among this, human being is the most apophthegmatic and phenomenon.

The basic aim of human's life is to worship Allah Almighty and to spread the message of peace in all over the world. For his guidance, Allah Almighty has revealed the Holy Quran which is a miracle of Allah Almighty and has unmatchable hiero leading rules. It is unmatchable in sententiousness, fluency, vocabularies and epode. A word has been used for different meanings due to the difference of prepositions. Some words have also been used in different meanings in the Holy Quran according to the context.

In this article, 36 words have been inosculated which are used in different meanings.

***Key words**: Holy Quran, Arabic Language, Fluency*

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اس میں انسان کو اپنے کمالات اور عجائباتِ قدرت کا مظہر بنایا ہے۔ اس کی زندگی کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور تمام دنیا میں امن لانا ہے۔ اس مقصد میں راہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے اور فصاحت، بلاغت اور نظم کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

---

i ڈیمانسٹریٹر عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ii پی ایچ ڈی، سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں نازل فرمایا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ[1] "ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تا کہ تم لوگ سمجھ سکو۔"

قرآن کریم کا عربی زبان میں نازل کیے جانے کی حکمتوں میں سے ایک حکمت عربی زبان کی تصریفی اور ترکیبی امتیاز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ زبان ادبی وسعت کے لحاظ سے ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس زبان میں اعراب (زبر، زیر، پیش، جزم، تشدید) کا جو حقیقی کردار ہے اس کی مثال کسی زبان میں بھی نہیں ملتی۔ ادبی وسعت کی یہ حالت ہے کہ سانپ کے (۲۰۰) شیر کے (۵۰۰) اور تلوار کے (۱۰۰۰) نام ہیں[2]۔ اسی طرح ایک لفظ کا مصدر اگر بدل دیا جائے تو معنیٰ کچھ کا کچھ بن جاتا ہے مثلاً "قال" کا مصدر اگر "قولاً" مان لیا جائے تو اس کا معنی ہے: اس نے کہا اور اگر مصدر "قیلولۃً" مان لیا جائے تو اس کا معنی ہے: اس نے قیلولہ[3] کیا۔ بعض اوقات کسی لفظ کا مصدر و مادہ بھی ایک ہوتا ہے لیکن صلہ (Preposition) کے اختلاف کی وجہ سے مختلف مواقع پر مختلف معانی مراد لیے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ سیاق وسباق کے پیشِ نظر ایک ہی لفظ دو مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہیں جو صرف قرآن کریم ہی کی خصوصیت ہے، کسی انسان کے کلام میں یہ خاصیت نہیں پائی جاتی۔ زیر نظر مضمون میں "۳٦" ایسے الفاظ کی نشاندہی کر دی گئی ہے جو قرآن کریم کے اندر دو دو معانی میں استعمال ہوئے ہیں۔

1. قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی لفظ "الاسف" یا اس کا مادہ مذکور ہے، اس سے مراد "حزن" ہے مگر فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ[4] "پھر جب انہوں نے ہم کو غصہ کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو ڈبو کر چھوڑا۔" یہاں پر "الاسف" سے مراد غضب وغصہ ہے[5]۔
2. قرآن مجید میں جہاں بھی لفظ "البروج" مذکور ہے، اس کا معنی "ستارے" ہوتے ہیں، لیکن أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ[6] میں "بروج" سے مراد مضبوط محلات ہیں[7]۔

3. قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی "البحر" اور "البر" کے مادے مذکور ہیں تو ان سے مراد پانی اور خشک مٹی ہے البتہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ[8] میں "البر" سے مراد فلوات اور "البحر" سے مراد وہ شہر اور دیہات ہیں جو پانی اور دریاوں کے کنارے ہوتے ہیں[9]۔

4. قرآن کریم میں لفظ "بخس" یا اس کا مادہ نقصان کے معنی میں مستعمل ہے سوائے وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ[10] "اور انہوں نے اس کو معدودے چند درہموں پر بیچ ڈالا۔" یعنی حرام قیمت پر بیچ ڈالا، اس لیے کہ آپ آزاد یعنی حُر تھے جن کا بیچنا ان کے لیے حلال نہ تھا[11]۔

5. قرآن کریم میں ہر جگہ لفظ "البعل" میں مستعمل ہے سوائے أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ[12] "کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو۔" بعل ایک بت کا نام ہے جس کی وہ عبادت کرتے تھے اسی وجہ سے ان کے شہر کا نام بھی بعلبک پڑ گیا[13]۔

6. قرآن کریم میں ہر جگہ "بکم" یا اس کے مادہ کے استعمال سے مراد ایمان پر کلام کرنے سے گونگا ہونا ہے البتہ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا[14] اور وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لاَ يَقْدِرُ عَلَىَ شَيْءٍ[15] "أَبْكَمُ "وہی ہوتا ہے جو نہ بات کر سکتا ہے، نہ اس میں عقل ہوتی ہے اور نہ سمجھ[16]۔

7. قرآن کریم میں لفظ "جثیا" یا اس کے مادہ کا معنی ہر جگہ "جمیعا" یعنی تمام، جب کہ وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً[17] "اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہو گا[18]۔"

8. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "حسبان" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی عدد اور تقدیر ہے مگر وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاء فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا[19] "اور تمہارے اس باغ پر آسمان سے آفت بھیج دے تو وہ صاف میدان ہو جائے۔" یہاں پر اس سے مراد عذاب ہے[20]۔

9. قرآن کریم میں لفظ "حسرة " یا اس کا مادہ جہاں کہیں بھی استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد ندامت ہے البتہ لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ[21] "یہ اس لیے کہ اللہ ان لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کردے۔" مگر یہاں پر غم اور حزن کا معنی دیتا ہے[22]۔
10. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "الدحض" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی باطل ہے مگر فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ[23] "پھر انہوں نے قرعہ ڈلوایا تو ٹھہرے پھینکے جانے والے۔" یہاں پر اس سے مراد یہ ہے کہ یونس علیہ السلام کے نام قرعہ نکل آیا، لہٰذا "مِنَ الْمُدْحَضِينَ" بمعنی "من المقروعين" ہے[24]۔
11. قرآن کریم میں لفظ "رجز" یا اس کا مادہ جہاں کہیں بھی استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد عذاب ہے، البتہ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ[25] "اور شرک کی گندگی سے تو الگ ہی رہو۔" عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ " رجز " سے مراد اصنام یعنی بُت ہیں[26]۔
12. قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ "ریب" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی شک ہے مگر أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ[27] "کیا کافر یہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے اور ہم اس کے لیے زمانے کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں۔" اس آیت میں "ریب" سے مراد حوادث ہیں[28]۔
13. قرآن میں جہاں کہیں لفظ "الرجم" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی قتل ہے، مگر لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا[29] "اگر تو باز نہ آئے گا تو میں تجھے سب وشتم دوں گا اور ہمیشہ کے لیے تو مجھ سے دور ہو جا۔" اس آیت میں لفظ "الرجم" سے مراد سب وشتم ہے[30] اور: وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ[31] "اور یہ بھی کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتا، بدوں نشانہ دیکھے پتھر چلانا۔" میں "رجما بالغیب" سے مراد ظن وگمان ہے[32]۔

14. قرآن میں جہاں کہیں لفظ "الزور" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد شرک کے ساتھ دروغ گوئی ہے مگر وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا[33] "اور بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔" یہاں پر شرک کے بغیر نامعقول اور جھوٹی بات کہنا مراد ہے[34]۔

15. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "زکوٰۃ" کا استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد مال میں زکوٰۃ ہے مگر وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا[35] "اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی دی تھی اور وہ پرہیز گار تھے۔" اس آیت میں " زکوٰۃ " سے مراد نافرمانیوں اور گناہوں سے پاکیزگی ہے[36]۔

16. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "الزیغ" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد میلان ہے مگر وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ[37] "اور جب آنکھیں پھر گئیں۔" اس آیت میں "الزیغ" سے مراد آنکھوں کا کھلا رہنا اور اپنی جگہوں سے بدل جانا ہے[38]۔

17. قرآن میں جہاں کہیں لفظ "سخر" کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد استہزاء ہوتی ہے مگر وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا[39] "اور ہم نے ان کے درجے ایک دوسرے پر بلند کیے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے۔" اس آیت میں "سُخْرِيًّا" سے مراد تسخیر اور استخدام ہے[40]۔

18. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "سکینة" کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد طمانیت ہوتی ہے مگر طالوت کے قصے میں إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ[41] "بے شک ان کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آئے گا جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسلی بخشنے والی چیز ہوگی۔" مجاہدؒ سے روایت ہے کہ "سکینہ" ایک چیز جو بلی کے مانند تھی۔ بلی کی طرح اس کا سر اور دُم اور دو پَر ہوتے تھے[42]۔

19. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "سعیر" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد آگ اور ایندھن ہوتی ہے مگر إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ[43] "بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں۔" یہاں پر "سعیر" سے مراد گمراہی اور بدبختی ہے[44]۔

20. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "شیطان" کا لفظ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد ابلیس اور اس کا لشکر ہے مگر وإذا خلوا إلی شیاطینهم[45] اس آیت میں یہود کے سردار جیسے کعب بن اشرف وغیرہ مراد ہیں[46]۔

21. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "شهید" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد مقتول کے علاوہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو لوگوں کے امور میں گواہی دیتے ہیں مگر وَادْعُواْ شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللّهِ[47] اس آیت میں ان کے باطل معبود اور مددگار مراد ہیں[48]۔

22. قرآن میں جہاں کہیں لفظ "اصحاب النار" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد اہلِ جہنم ہیں مگر وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً[49] "اور ہم نے جنت کے داروغہ فرشتے ہی بنائے ہیں۔" اس آیت میں "اصحاب النار" سے مراد جہنم پر مقرر کردہ داروغہ فرشتے ہیں[50]۔

23. قرآن میں جہاں کہیں لفظ "صلاۃ" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد عبادت اور رحمت ہوتی ہے مگر وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا[51] "اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو خانقاہیں اور گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے گرائی جاچکی ہوتیں۔" اس آیت میں لفظ "صلاۃ" سے مراد مکان یعنی یہودیوں کا عبادت خانہ ہے[52]۔

24. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "عذاب" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد عذاب دینا ہی ہوتی ہے مگر وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ[53] اس آیت میں لفظ "عذاب" سے مراد حد لگنا ہے[54]۔

25. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "قنوت" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد اطاعت ہی ہوتا ہے مگر كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ[55] "سب اس کے مقرون ہیں۔" یعنی عبودیت کی وجہ سے اس کے مقرون ہیں[56]۔

26. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "کنز" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد مال و دولت ہوتا ہے مگر وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا[57] "اور وہ جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے اور اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا۔" یہاں پر لفظ "کنز" سے مراد علمی صحیفہ ہے۔

27. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "نکاح" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد تزوّج ہوتا ہے مگر وَابْتَلُواْ الْيَتَامَى حَتَّىَ إِذَا بَلَغُواْ النِّكَاحَ[58] اس آیت میں لفظ "نکاح" سے مراد بلوغ ہے[59]۔

28. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "نبأ" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد خبر ہوتی ہے مگر فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الأَنبَاء يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لا يَتَسَاءلُونَ[60] "پس اس دن ان پر حجتیں بند ہو جائیں گی پھر وہ آپس میں کچھ بھی نہ پوچھ سکیں گے۔" اس آیت میں لفظ "الأَنبَاء" سے مراد حجتیں ہیں[61]۔

29. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "ورود" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد دخول ہوتا ہے مگر وَلَمَّا وَرَدَ مَاء مَدْيَنَ[62] "اور جب مدین کے پانی کے مقام پر پہنچے۔" یعنی مدین کا پانی خود بخود آپ کے نزدیک آیا اور آپ اس میں داخل نہ ہوئے[63]۔"

30. قرآن کریم میں جہاں کہیں الفاظ "لاَ يُكَلِّفُ اللّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا" استعمال ہوئے ہیں تو اس سے مراد عمل ہوتا ہے مگر لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ مَا آتَاهَا[64] "اللہ کسی کو زیر بار نہیں کرتا مگر اسی کے لحاظ سے جتنا اس کو دیا ہے۔" اس آیت میں مراد نان و نفقہ ہے[65]۔

31. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "صبر" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو وہ محمود ہوتا ہے مگر إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا[66] "اور اگر ہم اپنے معبودوں کے بارے میں ثابت قدم نہ رہتے تو یہ ضرور ہم کو بہکا دیتے۔ اور وَانطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى آلِهَتِكُمْ[67] "اور ان میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے اور بولے کہ چلو اور اپنے

معبودوں کی پوجا پر قائم رہو۔" ان دونوں آیتوں میں اس صبر اور ثابت قدمی کا ذکر کیا گیا ہے جو مذموم ہے[68]۔

32. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "صوم" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو وہ مصطلح عبادت ہی ہے مگر نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا[69] "میں نے اللہ کے لیے روزے کی منت مانی۔" یہاں پر صوم سے مراد خاموش رہنا ہے[70]۔

33. قرآن کریم میں جہاں کہیں "الظلمات والنور" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو ظلمات سے مراد کفر اور نور سے مراد ایمان ہے مگر وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ[71] "اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اندھیرے اور روشنی بنائی۔" اس آیت میں شب و روز ہی مراد ہیں[72]۔

34. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "إنفاق" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد صدقہ ہی ہوتا ہے مگر فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا[73] "تو جن کی بیویاں چلی گئیں ہیں ان کو اس مال میں سے اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔" اس آیت میں انفاق سے مہر مراد ہے[74]۔

35. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "الحضور" "ض" کے ساتھ یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس سے مراد مشاہدہ ہی ہوتا ہے مگر ایک جگہ جو "ظا" کے ساتھ ہے إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ[75] "ہم نے ان پر عذاب کے لیے ایک زور کی آواز بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی چورا چورا ہو جانے والی باڑ۔" حظر سے مراد منع ہے[76]۔

36. قرآن کریم میں جہاں کہیں لفظ "بعد" یا اس کا مادہ استعمال ہوا ہے تو اس کا معنی "بعد" ہی ہے مگر وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ[77] "اور ہم نے نصیحت کی کتاب یعنی تورات کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے۔" اس آیت میں لفظ "بعد" قبل کے معنی میں ہے اس لیے کہ ذکر سے مراد قرآن کریم ہے اور قرآن کریم تورات سے بعد میں نازل ہوئی ہے[78]۔ اسی طرح وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا[79] "اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔" اللہ تعالیٰ نے زمین کو آسمان سے پہلے پیدا فرمایا تو زمین سے دھواں سا اٹھ کے پھیل گیا۔ پھر بعد میں آسمان پیدا فرمایا

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان وَالأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی زمین پھیلا دیا[80]۔ مغلطائی نے " کتاب المیسر "میں کہا ہے کہ یہاں بھی لفظ "بعد" قبل کے معنی میں ہے۔ اسی طرح ابو موسیٰ نے اپنی تصنیف "کتاب المغیث" میں کہا ہے کہ یہاں پر اس کا معنی "قبل" ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے دو دنوں میں زمین پیدا فرمایا پھر آسمان پر استویٰ فرمایا۔ اسی بنا پر آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے زمین کو پیدا فرمایا[81]۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس کلام کے لیے عربی زبان کا انتخاب کیا جو کہ اُم الالسنہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جس طرح اضداد اور مترادفات کا استعمال کیا گیا تو اسی طرح اس میں مشترکات کا استعمال بھی کیا گیا ہے۔ یہی ایک لفظ کو موقع اور محل کے مطابق مختلف معانی کے لیے استعمال کیا گیا ہے جس کی چند مثالوں کا جائزہ اس آرٹیکل میں لیا گیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 سورۃ یوسف ۲: ۱۲

2 سالم مبارک الفلق، اللغۃ العربیۃ التحدیات والمواجہۃ ۱ : ۱۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت (س-ن)

3 وھو نوم نصف النھار (ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری ۱: ۵۳۶، دار المعرفۃ، بیروت ۱۳۷۹ھ)

4 سورۃ الزخرف 43: 55

5 سفیان بن سعید بن مسروق الثوری، تفسیر الثوری ۱: 272 ۲۷۲، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۸۳ء

6 سورۃ النساء 4: 78

7 محمد بن جریر الطبری، تفسیر جامع البیان ۷: ۲۳۴، دار ہجر، بیروت (س-ن)

8 سورۃ الروم 30: 41

9 تفسیر جامع البیان ۲۰: ۱۰۸

10 سورۃ یوسف ۱۲: ۲۰

11 مقاتل بن سلیمان، تفسیر مقاتل بن سلیمان ۲: ۱۴۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۰۳ء

12 سورۃ الصافات ۲۷: ۱۲۵

13 امام بغوی، محمد الحسین بن مسعود البغوی، تفسیر معالم التنزیل ۷: ۵۸، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۷ء

14 سورۃ الاسراء ۱۷: ۸۷

15 سورۃ النحل ۱۶: ۷۶

16 منصور بن محمد، تفسیر سمعانی ۳: ۱۹۰، دار الوطن، ریاض، ۱۹۹۷ء

17 سورۃ الجاثیہ ۴۵: ۲۸

18 عبد الرزاق بن ہمام، تفسیر عبد الرزاق الصنعانی ۳: ۱۹۲، دار الکتب العلمیۃ (س۔ن)

19 سورۃ الکہف 18: 40

20 تفسیر عبد الرزاق الصنعانی ۲: ۳۳۵

21 سورۃ آل عمران 3: 156

22 تفسیر جامع البیان 7: 335

23 سورۃ الصافات ۳۷: ۱۴۱

24 علی بن محمد بن حبیب الماوردی، تفسیر النکت والعیون ۵: ۶۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت (س۔ن)

25 سورۃ المدثر 74: 5

26 امام سیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، تفسیر الدر المنثور ۱۵: ۶۴، دار ہجر، مصر، ۲۰۰۳ء

27 سورۃ الطور ۵۲: ۳۰

28 تفسیر جامع البیان ۲۲: ۴۷۸

29 سورۃ مریم ۱۹: ۴۶

30 ،امام قرطبی، محمد بن احمد، تفسیر الجامع لاحکام القرآن دار الکتب المصریۃ، قاہرہ، ۱۹۶۴ء

31 سورۃ الکہف ۱۸: ۲۲

32 تفسیر بغوی ۵: ۱۶۱

33 سورۃ المجادلۃ ۵۸: ۲

34 الإتقان في علوم القرآن ۱: ۴۱۸

35 سورۃ مریم ۱۹: ۱۳

36 ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر ابن کثیر ۵: ۲۱۷، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۹ء

37 سورۃ الاحزاب ۳۳: ۱۰

38 تفسیر الدر المنثور ۱۱: ۷۴۳

39 سورۃ الزخرف ۴۳: ۳۲

40 تفسیر الثوری ۱: ۲۷۱

41 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۴۸

42 تفسیر بغوی ۱: ۲۹۱

43 سورۃ القمر ۵۴: ۴۷

44 تفسیر قرطبی ۱۷: ۱۴۷

45 سورۃ البقرۃ ۲: ۱۴

46 تفسیر مقاتل بن سلیمان ۱: ۳۴

47 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۳

48 تفسیر قرطبی ۱: ۲۳۲

49 سورۃ المدثر ۷۴: ۳۱

50 تفسیر مقاتل بن سلیمان ۳: ۴۱۸

51 سورۃ الحج ۲۲: ۴۰

52 تفسیر جامع البیان ۱۸: ۶۴۹

53 سورۃ النور ۲۴: ۲

54 تفسیر جامع البیان 19: 93

55 سورۃ البقرۃ ۲: ۱۱۶

56 تفسیر ابن ابی حاتم، امام عبد الرحمن بن ابی حاتم، مکتبۃ العصریۃ، بیروت (س-ن)

57 سورۃ الکہف ۱۸: ۸۲

58 سورۃ النساء ۴: ۶

59 تفسیر ابن ابی حاتم ۳: ۸۶۵

60 سورۃ القصص ۲۸: ۲۶

61 تفسیر ابن ابی حاتم ۹: ۳۰۰۰

62 سورۃ القصص ۲۸: ۳۳

63 الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبد اللہ، البرہان فی علوم القرآن ۱: ۱۰۹، ۱۹۵۷ء

64 سورۃ الطلاق 65: 7

65 فخر الدین الرازی، محمد بن عمر، تفسیر مفاتیح الغیب ۳۰: ۵۶۴ دار إحیاء التراث العربی. بیروت (س-ن)

66 سورۃ الفرقان ۲۵: ۴۲

67 سورۃ ص ۳۸: ٦

68 الاتقان فی علوم القرآن ۱: ۴۲۰

69 سورۃ مریم ۱۹: ۲٦

70 تفسیر عبد الرزاق ۲: ۳۵۷

71 سورۃ الانعام ٦: ۱

72 تفسیر ابن ابی حاتم ۴: ۱۲۵۹

73 سورۃ الممتحنۃ ٦۰: ۱۱

74 تفسیر مقاتل بن سلیمان ۳: ۳۵۳

75 سورۃ القمر ۵۴: ۱۱

76 البرہان فی علوم القرآن ۱: ۱۱۱

77 سورۃ الانبیاء ۲۱: ۱۰۵

78 تفسیر قرطبی ۱۹: ۲۰۵

79 سورۃ النّٰزعٰت ۷۹: ۳۰

80 تفسیر عبد الرزاق الصنعانی ۱: ۴۵۹، از مجاہد

81 الاتقان فی علوم القرآن ۱: ۴۲۰